اقوال سعید

ہر دین اور مذہب نے اخلاق کو زندہ رکھنے کی
کوشش کی ہے مگر بے چارہ اخلاق حرص و ہوس کی
آندھیوں میں چراغ کی لَو ہے۔

☆ ☆ ☆

جس طرح مومن کے دل میں طمع اور تقویٰ
ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح علم و حکمت
اور دولت ساتھ نہیں رہ سکتے۔

☆ ☆ ☆

عالم اسلام میں علمی جمود کا ایک نہایت اہم سبب وہ
دولتِ فرواں ہے کہ جو اُن کو بغیر محنت کے حاصل ہوئی ہے۔

☆ ☆ ☆

آزادیٔ صحافت کے ہرگز یہ معنیٰ نہیں ہو سکتے کہ
تعمیرِ وطن نظروں سے اوجھل ہو جائے اور سربلندیٔ
ملک اور سرفرازیٔ مِلّت نظرانداز کردی جائے۔

☆ ☆ ☆

پاکستان کے استحکام و بقا کے حوالے سے مایوسی
عام کرنا ہمارا سب سے بڑا سماجی جُرم ہے۔

☆ ☆ ☆

فکر و جذبات جب الفاظ کا پیکر اختیار کرتے ہیں
تو اسے شعر و ادب کہا جاتا ہے۔ فکر و جذبات جب
عمل کی صورت میں ڈھلتے ہیں تو مقصدِ حیات بن جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

تاریخ میں جب تعصّب یا طرف داری کی ملاوٹ
ہو جاتی ہے تو پھر وہ تاریخ نہیں رہتی، افسانہ بن جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

تنقید کے معنیٰ یہ ہیں کہ اچھائی اور بُرائی دونوں
کا دیانت داری کے ساتھ جائزہ لیا جائے۔

☆ ☆ ☆

اگر پاکستان میں کروڑوں نونہالوں کے لیے
مسجد اسکول قائم کرانے میں مجھے کامیابی ہو گئی تو
یہ میری زندگی کا حاصل ہوگا۔

☆ ☆ ☆

جب زندگی کا عنوان مقصدیت ہوتا ہے تو
دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

خواہشات جب شدید تر ہو جاتی ہیں تو
حوادث جنم لیتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

جب انسانیت مفقود ہو جاتی ہے، دیانت روٹھ جاتی ہے،
صداقت دم توڑ دیتی ہے تو پھر انسان کی انسانیت
تحلیل ہو جایا کرتی ہے۔

☆ ☆ ☆

پاکستان میں ایک فکری انقلاب برپا ہونا چاہیے۔ ایسا
فکری انقلاب کہ جس میں تعلیم و تربیت کو مقام اولیٰ حاصل ہو۔

☆ ☆ ☆

تاریخ گواہ ہے کہ جو قوم فسادِ اخلاق میں مبتلا
ہو گئی وہ صفحۂ ہستی سے مٹ گئی۔

☆ ☆ ☆

ایک غلط کام کر کے انسان بہ ظاہر کتنا ہی خوش ہو، اس کا ضمیر
اندرونی طور پر اُس کو متنبہ ضرور کرتا ہے۔ جب یہ کیفیت ملامت
کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اس کے اثرات سے جسم
ضرور متاثر ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

اپنی شناخت اور اپنے سرمایۂ ثقافت کو نظر انداز
کر کے ہم علم کے نام پر جو کچھ بھی حاصل کریں
گے، اس کے مثبت نتائج کبھی برآمد نہیں ہو سکتے۔

☆ ☆ ☆

مقصودِ حیات کا تعین کرنا چاہیے اور پھر اس
میدان میں جد و جہد کو رہنما بنا کر اور سعیٔ پیہم کو
اختیار کر کے ثبات کے ساتھ اقدامات کرنے چاہئیں۔

☆ ☆ ☆

خدمتِ خلق کا مرتبۂ بلند نفئ ذات کے بغیر ممکن نہیں۔

☆ ☆ ☆

علم کا تعلق فقط لوازمِ حیات سے نہیں ہے
مقاصدِ حیات سے بھی ہے۔

☆ ☆ ☆

ناقدریٔ وقت سے غلامی کی زنجیریں پیروں میں
پڑ جایا کرتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

فطرت اپنے انصاف کے ترازو میں جھوک برداشت
نہیں کر سکتی۔ جو لوگ اس میں جھوک ڈالنے کی
کوشش کرتے ہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

انسان ٹھوکریں کھاتا ہے مگر کچھ سبق حاصل نہیں کرتا۔
تاریخ بے چاری ہے کہ اپنا سبق دُہرائے جا رہی ہے۔

☆ ☆ ☆

تعلیم ایک ارتقائی عمل ہے جس کے ذریعے
اقوام اپنے مقصدِ حیات سے آگاہ ہو کر اس کے
حصول کے لیے اپنے آپ کو تیار کرتی ہے۔

☆ ☆ ☆

مسلمان کی حیاتِ مستعار کا ہر لمحہ قرآنِ حکیم
کی تعلیمات کی روشنی میں بسر ہونا چاہیے اور اس کی
ہر آن کو اتباعِ سنتِ رسولؐ سے عبارت ہونا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

دولت کی بے پناہ محبت خباثت کی دلیل ہے اس
لیے کہ یہ ہمیشہ بُرائی کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

قومیں اور افراد چراغِ حُرّیت اپنے خون سے
روشن رکھتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

انسان جب بھی اپنی ذات کے لیے اضافی
آرام و آسائش حاصل کرنے کا خواہاں ہوگا، اسے
خودی اور خودداری کو قربان کرنا پڑے گا۔

☆ ☆ ☆

روشن ضمیری صرف ایک انسان کو نہیں بلکہ
پوری انسانیت کو روشنی میں رکھتی ہے۔

☆ ☆ ☆

دنیا میں بدامنی کا نہایت جلی عنوان عدل و انصاف
کی عدم فراہمی ہے۔

☆ ☆ ☆

جس طرح سورج ہر انسان کو بلاامتیاز اپنی روشنی
سے منور کرتا ہے اسی طرح ایک انسان کو دوسرے
انسان کو روشنی دینا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

جو قومیں اپنی قومی زبان سے غافل ہوتی ہیں
اور جو ملک غیروں کی زبان اختیار کرتے ہیں، وہ یقیناً
اپنی انفرادی شناخت اور شان کھو بیٹھتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

وہ تمام مسلمان بے چین رہتے ہیں جو صبح کی
خاموشی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ نہیں جوڑتے۔

☆ ☆ ☆

مجھے یقیناً ایک حقیر انسان قرار دے کر اطمینان
ضرور حاصل کیا جاسکتا ہے، مگر حقیر و غریب انسان
ہی سچ بات بے خوفی سے کہہ دیا کرتے ہیں۔ آج
میں نے ایک بار پھر حق کی صدا دی ہے۔

☆ ☆ ☆

کاروبارِ حیات میں دین دار ہونا، حقوقِ انسانی
ادا کرنا، خدمتِ خلق کو شعائرِ اسلامی کا جلی عنوان
سمجھنا، علم و حکمت کو عام کرنا، معلّم کا مرتبہ بلند
کرنا، علم اور عالم کی قدر کرنا، یہ ہے اسلام۔

☆ ☆ ☆

جب کردارِ ملّت بلند اور اخلاق ارفع ہو جائے گا
تو پھر رشوت کا ہر بازار سرد پڑ جائے گا۔

☆ ☆ ☆

اسلام کا نظریۂ علم ہر تہذیب، ہر تمدن اور ہر ثقافت سے جُدا
اور الگ ہے۔ اور یہ اُس مبارک دن وجود میں آ گیا تھا
جب حضورؐ کو نبوت و رسالت ودیعت ہوئی تھی۔

☆ ☆ ☆

کردار انسان کا وہ حسن ہے جسے زوال نہیں۔

☆ ☆ ☆

پورے ملک میں ہر نونہال کے لیے تعلیم کا
یکساں نصاب ہونا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

ملک کو مصائب سے نکالنے کا واحد حل یہ ہے کہ حکومت
میں دیانت دار، فرض شناس اور محنتی لوگ شامل ہوں۔

☆ ☆ ☆

تعلیم کا مقصد یہ نہیں ہے کہ طالب علم ملازمت
تلاش کرتا پھرے، تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم
اپنے عقل و شعور سے کوئی کام چُن کر اس میں لگ
جائے، خواہ کوئی ہنر ہو، تجارت ہو یا کھیت آباد کرنا۔

☆ ☆ ☆

اسلام بے جا رسوم اور جاہلانہ قیود کو توڑنے کے لیے ہی آیا
تھا لیکن ان ناجائز رسوم و قیود کو ہی عین اسلام سمجھ لیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

سادگی اور قناعت ہی سے قومی بچت کا گراف
بڑھے گا جو آج اہم قومی اور معاشی ضرورت ہے۔

☆ ☆ ☆

آزاد اقوام و اُمم اپنی قومی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنایا
کرتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

انگریزی کو بہ طور عالمی زبان سیکھنا اور بات ہے
اور انگریزی زبان اور اس کی تحریروں سے انگریزوں
اور امریکیوں کے اطوار، ان کے تصورات اور
ان کی اقدار اپنانا بالکل دوسری بات ہے۔

☆ ☆ ☆

جمہوریت کی روح باہمی فکر اور مشاورت ہے۔

☆ ☆ ☆

آؤ کہ ایک نقلاب برپا کریں۔ ان محلّات کو
منہدم کر دیں جو غریبوں کی جھونپڑیوں کے درمیان
کھڑے غربت کی توہین کر رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆

ہماری حُرمت اور حُرّیت کا تقاضا ہے کہ ہم
خود کفالتی کا راستہ اختیار کریں۔

☆ ☆ ☆

فرد کا تعلق عدلیہ سے ہو یا انتظامیہ سے،
اسلام کی اصولی تعلیم یہی ہے کہ وہ اپنے فرائض کا
محور عدل و انصاف کو بنائے اور قیامِ عدل کو اپنا
فرض سمجھے۔

☆ ☆ ☆

بے لاگ انصاف اور حقیقی عدل جہاں بھی ہو وہاں
جابر حکمراں بھی لوگوں کے حقوق پامال نہیں کر سکتے۔

☆ ☆ ☆

جہالت دور کرنا سنت نبویؐ ہے۔ اس سنت
کے اتباع سے ایک سچا مسلمان کیسے غافل
رہ سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بہت سے صحافی
اپنے مقدّس پیشے کے اصولوں کو نظر انداز کر کے
کچھ دوسری مصلحتوں کو اپنائے ہوئے ہیں جو قومی
نقصان اور اجتماعی انتشار کا پیش خیمہ ہے۔

☆ ☆ ☆

میں اوقاف کو اسلام کے نظامِ معاشرت و معیشت
کا ایک مضبوط ستون قرار دیتا ہوں اور میں قرار دینے والا
کون، خود اسلام نے اسے اپنا ستون قرار دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

خوابوں اور تمنّاؤں کو عملی شکل دینے کا جذبہ صادق
ہو تو خواب حقیقت بن جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

ٹیلی وژن کو ذریعۂ تفریح ضرور ہونا چاہیے مگر تعلیم بہ تفریح،
تعمیر بہ ذریعۂ تفریح، تربیت بہ ذریعۂ تفریح، بلندئ فکر بہ ذریعۂ تفریح
ہو جائے تو کیا مضائقہ ہے!

☆ ☆ ☆

دواؤں کا استعمال بہ کثرت ہو رہا ہے جو بجائے
خود ایک مسئلہ ہے۔ اگر پانی کی صفائی کا انتظام پوری
دیانت کے ساتھ کر لیا جائے تو صحت کا بجٹ کم ہو جائے گا۔

☆ ☆ ☆

میں نے ہمیشہ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ
پاکستان میں زوالِ اخلاق بدترین سرحدوں میں داخل
ہو گیا ہے۔ جب تک حکومت کی ترجیحات میں اصلاحِ اخلاق
کو اوّلیتِ تامّہ حاصل نہ ہوگی ہر طرزِ حکومت غلط اور ناکام رہے گا۔

☆ ☆ ☆

اگر پاکستان کے اہلِ ثروت میں تعلیم کی اہمیت تامہ کا
شعور بیدار ہو جائے تو تعلیم سے محروم لاکھوں بچوں
کے لیے اسکولز بنا دینا اُن کے لیے کون سا مشکل کام ہے۔

☆ ☆ ☆

ہر عیش و آرام کو خیرباد کہہ کر ایک نئی دنیا بسانے کا
عزم کیا جائے تو حق تعالیٰ جل شانہٗ اپنی رحمتوں کے
دروازے پوری وسعت کے ساتھ کھول دیتا ہے۔

☆ ☆ ☆

طبِ اسلامی اس فلسفے کی حامی ہے کہ جسمِ انسانی مادی وجود
کے ساتھ ساتھ روحانی وجود بھی رکھتا ہے لہٰذا وہ اس کے
ساتھ فطرت کے اصولوں کے مطابق معاملہ کرتی ہے۔

☆ ☆ ☆

روشن و تابناک مستقبل کے لیے ماضی سے رشتہ
قائم کیے بغیر مثبت پیش رفت نہیں کی جا سکتی۔

☆ ☆ ☆

جب کسی قوم کے افراد سنجیدہ تحریروں کے
مطالعے اور ان پر غور و فکر سے گریز کرنے لگیں تو
اس قوم نے اپنا مقصدِ حیات فراموش کر دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

روحِ روزہ یہ ہے کہ انسان تقلیلِ غذا کرے
اور اپنے اندرون کو خالی رکھے تا کہ نورِ معرفت نظر آئے۔

☆ ☆ ☆

غرورِ نسب و خاندان ایک قابلِ ترک چیز ہے،
یہ شیوہ استخوان فروشی ہے۔

☆ ☆ ☆

قوموں کے عروج و زوال کا تعلق علم و حکمت کے پیمانے
سے ہوا کرتا ہے۔ . . جاہل قوم کبھی سر بلند نہیں ہو سکتی۔

☆ ☆ ☆

میں آزاد پاکستان میں رہنے آیا ہوں، غلام
پاکستان کو کیسے برداشت کر سکتا ہوں!

☆ ☆ ☆

حُسنِ معاملہ کی تعریف میری لُغت میں یہ ہے
کہ اگر کوئی انسان تکلیف میں ہے تو اس کی تکلیف
رفع کرنے کو اوّلیت دی جائے۔

☆ ☆ ☆

خدمت کی معراج میری نظر میں یہ ہے کہ
خادم اپنی نفی کرے۔ اس کے بغیر خدمت کا مقام
اور مرتبہ متعین ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ ☆ ☆

میں آزادیٔ صحافت کا قائل ہوں مگر اس حد تک
نہیں کہ تصورِ پاکستان کے خلاف باتیں کی جائیں،
اسلام کے متضاد راہ اختیار کی جائے اور قلم کی حرمت
کا پاس نہ رکھا جائے۔

☆ ☆ ☆

پاکستان میں آج تعلیم کے پست معیار اور عالم و علم
کی ناقدری نے ہمیں قعرِ مذلّت میں گرا دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

امریکا اور یورپ ہم سے بڑے ہیں تو اس لیے کہ وہ
دیانت سے کام کرنے کا مطلب جانتے ہیں۔ محنت و
دیانت ہی سے انسان اور ملک بڑے بنتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

اخلاق کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ خلوص و محبت، شرافت و پاکیزگی،
شرم و حیا، دیانت و امانت، عدل و انصاف، رحم دلی و فیاضی، تواضع
و انکسار، حق گوئی و بیباکی، ایثار و قربانی، ہمدردی و مہربانی، قناعت و
سادگی، ثابت قدمی اور بُردباری سب ہی اس میں شامل ہیں۔

☆ ☆ ☆

آزادی کا استعمال جب فکر و عقل کے ساتھ ہوتا ہے تو ایسی
حکومتیں قائم ہوتی ہیں جو فلاح و صلاح کا عنوان ہوتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

خودداری عظمت ہے اور خودی کی حفاظت رفعت۔
ان دونوں کا خیال رکھنا اور ان آبگینوں کو ہر ٹھیس
سے بچانا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

ہماری تاریخ اس کی شاہد ہے کہ ہم نے اخلاقِ
اسلامی سے سارے عالم کے دل موہ لیے تھے۔

☆ ☆ ☆

میں دوائی پودوں کی شفا بخش طاقت میں یقین
رکھتا ہوں اور میرا اعتقاد ہے کہ انسانی امراض
کے لیے دوائی پودوں میں شفا موجود ہے۔

☆ ☆ ☆

میں درزی کی سوئی ضرور ہوں کہ گاڑھے میں بھی چلتی ہے
اور مخمل میں بھی۔ اس کے باوجود میں گاڑھے میں اور
مخمل میں فرق کرتا ہوں اور یہ عین فطرت ہے۔

☆ ☆ ☆

سخت ونرم، تلخ وشیریں کی جب برداشت پیدا ہوجاتی ہے
توصلاحیت کا رُ ابھرتی ہے اور بے نیازی کی یہ شان
انسان کو کامرانی کی راہ پر لگا دیتی ہے۔

☆ ☆ ☆

کیا کوئی انسان صحت کے بغیر زندگی کے بھرپور
مفہوم سے آگاہ وآشنا ہوسکتا ہے۔

☆ ☆ ☆

مسائلِ صحت حل کرنے کے لیے ہسپتالوں کا قیام
اور ان میں اضافہ اتنا اہم نہیں جتنا اہم یہ ہے کہ عوام
کو بیدار کیا جائے اور ان میں شعورِ صحت اور حفظِ صحت
کا احساس پیدا کیا جائے۔

☆ ☆ ☆

میرے ملک کے عوام عدمِ صحت کی تصویر بنے
ہوئے ہیں جسے دیکھ کر میرا دل روتا ہے۔ میں اپنے
ملک کے عوام کو صحت مند دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں
ان کے ہاتھ میں جامِ صحت دینا چاہتا ہوں۔

☆ ☆ ☆

اسلام نے تمام نسبتوں کو، سارے امتیازات کو
ختم کر کے صرف ایک اپنی نسبت نوعِ انسانی کو عطا
کی ہے۔ اس نسبت وامتیاز سے بڑھ کر کوئی اور
امتیاز نہیں ہوسکتا جس کی ایک مسلمان کو تلاش ہو۔

☆ ☆ ☆

انسان جس قدر تفکر اور تدبر کرتا ہے اسے نئی نئی حقیقتوں
کا علم حاصل ہوتا رہتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ
اندازہ بھی ہوجاتا ہے کہ ابھی تو علم کا بحر بے کراں
اس کے سامنے ہے۔

☆ ☆ ☆

میں نے طبِ اسلامی کو سائنس سمجھا اور آج
بھی میری یہی منہاجِ فکر ہے۔

☆ ☆ ☆

میں پوری صحت کے ساتھ حامئ طب ہوں اور
میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں کوئی پسپائی قبول کروں۔

☆ ☆ ☆

مسلمان جہاد کے لیے فنِ حرب سے دلچسپی رکھتے ہیں
اس لیے میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے ہر اسکول میں
نونہالوں کو فنِ سپہ گری کی تربیت ضرور دینی چاہیے۔

☆ ☆ ☆

چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ ایک تخمِ سادہ وخشک سے لاکھوں نہال
زندگی پاتے ہیں۔ غنچۂ نوشگفتہ کا سرور وانبساط قلبِ مردہ کو حیاتِ نو
کا پیغام دیتا ہے۔ یہ قدرت کے انعام کا تسلسل ہے،
اسے جاری رہنا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

نوجوانانِ پاکستان کے مسائل چند در چند ہیں۔
ان مسائل میں شدید ترین حادثہ یہ ہے کہ خودغرض
اور دولت پرست سیاست دانوں نے وطن کے
نوجوانوں کو اپنے سیاسی اغراض کے لیے تعلیم وتربیت
کی ڈگر سے ہٹا دیا اور انہیں علم وحکمت سے دور کر
کے ان کے مستقبل کو مخدوش بنا کر رکھ دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

جشن ہمیشہ غلام قومیں منایا کرتی ہیں، آزاد قومیں تو
تحقیق وجستجو اور ترقی میں مصروف رہتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

حق بات ضائع نہیں جاتی۔

☆ ☆ ☆

زیادہ دولت جو ہمارے پاس جمع ہو جاتی ہے وہ
ہماری نہیں بلکہ قوم کی دولت ہے۔

☆ ☆ ☆

جب خودی اور خودداری ہاتھ سے چلی جاتی ہے
تو پھر آزادی کا بھی ساتھ ہی سودا ہو جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆

تجارت اور صنعت اگر عبادت نہیں ہیں تو پھر
لعنت بن جاتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

ابنِ خلدون کا یہ قول ہم پر بالکل صادق آتا
ہے کہ جس معاشرے میں علم اور عالم کی قدر نہ ہو
وہ معاشرہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔

☆ ☆ ☆

آپ منٹ کی حفاظت کریں گے تو گھنٹے کی
حفاظت ممکن ہوگی۔

☆ ☆ ☆

نفرت سے بڑا کوئی دشمن نہیں، محبت سے اچھا
کوئی دوست نہیں اور اخلاق سے بڑی کوئی طاقت نہیں۔

☆ ☆ ☆

آدمی کی فطرت ہے کہ وہ اپنی اچھائی سُن کر
خوش ہوتا ہے۔ جس سے چاپلوس فائدہ اٹھاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

بُرائی بُرائی ہے چاہے دوست نے کی ہو یا دشمن نے،
اسی طرح اچھائی تعریف کی مستحق ہے چاہے کسی میں ہو۔

☆ ☆ ☆

انسان محنت، محبت اور خدمت سے بڑا انسان
بنتا ہے۔

☆ ☆ ☆

وقت قیمتی اثاثہ ہے اسے سستی اور بیکاری میں ضائع
مت کرو بلکہ اچھے کاموں میں صرف کرو چاہے وہ
اپنے لیے ہوں یا دوسروں کے لیے۔

☆ ☆ ☆

پاکستان سے محبت کرو، پاکستان کی تعمیر کرو۔

☆ ☆ ☆

عدمِ قناعت نے اکثر معالجین کو ہوسِ زر میں مبتلا کر دیا
ہے اور یہ ان کا مقصدِ حیات بن گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

میں نے طب اور سائنس کی روشنی میں اور مطالعۂ دین کی
رہنمائی میں اہلِ پاکستان کو ''ایک ناشتا ایک کھانا'' کا
اصول دیا ہے جو صحتِ عامہ کے بھی عین مفاد میں ہے۔

☆ ☆ ☆

جب احترامِ باہمی کا فقدان ہو جاتا ہے تو پھر توہینِ آدم کو راہ
ملتی ہے اور لوگ ایک دوسرے کے درپۂ آزار ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

جاگو، جگاؤ!

☆ ☆ ☆

آزادی کی ضبطی اور غلامی اپنے جلو میں جہالت لاتی ہے
اور یہ جہالت انسان کو حُسن و قبح میں فرق و امتیاز کرنے کی
صلاحیت سے محروم کر دیتی ہے۔

☆ ☆ ☆

کسی بھی بڑے اور عظیم مقصد کے حصول کے لیے صرف
وہی حکم موثر اور دیرپا ہوتا ہے جو حکمت سے آراستہ ہو۔

☆ ☆ ☆

میں نے زندگی میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔
میں کسی سے نفرت کرنا نہیں جانتا۔ محبت کرتا
ہوں، احترام کرتا ہوں اور خوش رہتا ہوں۔

کتاب انسان کی بہترین رفیق اور رہنما ہے۔
میں کہتا ہوں تم کتاب کھولو ترقی کا ہر دروازہ تم پر
کھلتا چلا جائے گا۔

☆ ☆ ☆

بچوں کے لیے لکھتے وقت یہ بات یاد رہنا چاہیے کہ
ہمارے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ کا اُن پر کیا اثر ہوگا!

☆ ☆ ☆

میں اپنے وطن کے نونہالوں کو صاحبِ علم، محنتی اور باکردار
دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی تربیت
ایسی ہو کہ وہ بڑے ہو کر جب اپنے وطن کی ذمہ داریاں سنبھالیں
تو اسے ترقی کی عظیم منزلوں تک پہنچا کر دم لیں۔

☆ ☆ ☆

اگر مسلمان قرآنِ حکیم سے اپنا رشتہ منقطع نہ کرتے تو مصنوعی چاند،
جو میل ہا میل کو روشن کر دیتا تھا، بنانے والے چاند پر بھی پہنچ
جاتے اور پھر مریخ تک جانا بھی ان کے لیے ممکن ہو جاتا۔

☆ ☆ ☆

جو لوگ سعی و عمل نہیں کرتے وہ فطرت کے
اصولوں سے بغاوت کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

سچا سیاح وہ ہے جو آنکھیں کھول کر سفر کرے
اور جب رودادِ سفر لکھے تو اس میں مبالغہ نہ کرے۔

☆ ☆ ☆

اگر تمہارا دشمن بھی تم سے علم حاصل کرنا چاہے
تو اسے بھی علم سے محروم نہ رکھو۔

☆ ☆ ☆

علم و حکمت آزاد فضاؤں ہی میں پروان چڑھ سکتے ہیں۔
غلامی میں علم کی ہر شاخ سوکھ جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

قومیں جب مر جاتی ہیں تو اُن کے جنازے نہیں
اٹھا کرتے۔

☆ ☆ ☆

سچ بات سُن کر سچ بات کہنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆

فکرِ بلند کی تعریف یہ ہے کہ احترامِ علم کیا جائے،
تحقیق کو رہنما بنایا جائے، سائنس کو معاون رکھا جائے
اور سائنسی مزاج کے ساتھ عصری نظریات اور
فلسفہ کو سمجھا جائے۔

☆ ☆ ☆

اگر زندگی کے مقاصد متعین اور پیشِ نظر ہوں تو
گوشہ نشینی میں بھی ایک حُسن ہے اور عوامی زندگی
میں بھی ایک جاذبیت۔ اگر دائرۂ اعتدال میں رہیں
تو مقاصد کی تکمیل میں دونوں معاون ہو سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

دولت مندوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ کفن میں جیب نہیں ہوتی۔

☆ ☆ ☆

بہترین معاشرہ وہ ہے جو انسان کو ہر دم
آمادۂ خدمتِ خلق رکھے۔

☆ ☆ ☆

اوٹ پٹانگ خواب مجھے کبھی دکھائی نہیں دیتے۔
ہاں، میں نے اکثر و بیشتر امراض کے علاج کے
لیے اپنے خوابوں سے رہنمائی حاصل کی ہے۔

☆ ☆ ☆

اگر کوئی نظامِ تعلیم انسان سازی میں معاون نہیں اور
لوگوں میں انسانیت کا شعور و احساس اُجاگر نہیں کرتا
تو وہ ناقص ہے، لاحاصل ہے بلکہ ضرر رساں ہے۔

☆ ☆ ☆

علم وحکمت جب اکھٹے ہوتے ہیں تو ضمیر آلودگیوں
سے پاک ہوجاتا ہے اور یہی تزکیۂ نفس ہے۔

☆ ☆ ☆

مجھے اپنی صحت کا پورا پورا خیال رکھنا ہے تاکہ میں اپنے پیدا ہونے
کا مقصد خوبی اور صحت کے ساتھ پورا کروں اور جب اللہ کے
پاس حاضری ہو تو میں کفرانِ نعمت کی پاداش میں سزا نہ پاؤں۔

☆ ☆ ☆

ہم نے طبقاتی منافرت اس درجہ سرعت وشدت کے ساتھ پیدا
کردی ہے کہ اب اس پر بند باندھنا دشوار نظر آرہا ہے۔

☆ ☆ ☆

میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ آج بھی مسجد ایک نہایت
اہم مرتبہ ومقام کی حامل ہے۔ اگر پوری روحِ اسلامی
کے ساتھ مسجد کو متحرک کردیا جائے تو ہر فرقہ واریت
اور ہر منافرت اور عصبیت دور ہوسکتی ہے۔

☆ ☆ ☆

حیرت میں ہوں اور سخت پریشان ہوں کہ نہایت واضح
حالات کے باوجود عالمِ اسلام میں حریت اور حرمت کے
لیے بیداری کیوں نہیں پیدا ہو رہی ہے؟!

☆ ☆ ☆

ہماری سیاست میں یہ بڑا خطرناک رُجحان ہے کہ ہر نیا آنے والا
جانے والے کو بدنام کرنے پر تُل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اب ختم ہونا
چاہیے، ٹوٹنا چاہیے ورنہ اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوں گے اور
ہر نسل اپنے اگلوں کو بہ نگاہِ تحقیر ہی دیکھے گی۔

☆ ☆ ☆

انسان کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے اور جتنا وہ ہے اس سے
زیادہ خود کو نہیں بڑھانا چاہیے۔ انسان جو نہیں ہے اس سے
زیادہ خود کو بنا کر پیش کرے تو ایسا کرنے والا ہمیشہ نقصان
میں رہتا ہے اور عزت وآبرو سے محروم ہوجاتا ہے۔

میں تحریکِ صحت میں یونی ورسٹی اور کالجوں کے طلبہ کو
شریک کرنا چاہتا ہوں اور ان کو اتنی تربیت دینا چاہتا
ہوں کہ وہ چھے ماہ میں اس قابل ہوجائیں کہ نہ صرف
اپنے ماحول میں تعلیمِ صحت دے سکیں بلکہ دیہات
میں جا کر پبلک ہیلتھ ایجوکیشن کا کام کرسکیں۔

☆ ☆ ☆

اگر انسان کو زندگی میں ایسے لمحات میسر آجائیں کہ
اس کا وقت کسی صاحبِ علم وفضل شخصیت کے ساتھ
گزر جائے اور اسے اس صحبت سے کچھ حاصل کر
لینے کی سعادت بھی نصیب ہوجائے تو یہ لمحات
انسان کی زندگی کے بہترین لمحات شمار ہوتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

میرے محسوسات یہ ہیں کہ علمی دنیا میں غیر علمی باتوں
اور جذبات کو دخل انداز نہیں ہونا چاہیے اور علم کو
تعصّبات کے حوالے نہیں کرنا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

جب قومیں اپنے حُسن وجمال کی خاطر اور عیش وطرب
کے عنوان پر آزادی کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوجائیں
تو ایسی اقوام زمین پر رہنے کا حق گنوا دیتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

میری رائے میں تعمیر کا یہ سب سے بلند مرتبہ ہے کہ ایک
رہنما اور ایک سربراہ بھٹکی ہوئی ملت کو صحیح راستہ دکھادے۔

☆ ☆ ☆

کشمکشِ حیات اور تنازع للبقا اگر خالصتاً اللہ کی راہ میں
ہو اور خدمتِ خلق اس کا منتہا اور مقصود ہو تو اس سے
جو سکون حاصل ہوتا ہے اس کا کوئی جواب نہیں۔

☆ ☆ ☆

مسلمانوں میں باہمی رنجش، علمائے کرام میں باہمی چپقلش، مساجد میں اختلاف اور اختلاف کے سبب مسجدوں کا بند ہو جانا، کیا یہ سب کچھ اہانتِ دین نہیں ہے؟

☆ ☆ ☆

روشنیاں انسان کا مقدر ہیں۔ اب یہ فیصلہ خود اسے کرنا ہے کہ وہ قعرِ ظلمت میں رہنا چاہتا ہے یا نورِ ایمان سے اپنا سینہ منور رکھنا چاہتا ہے۔

☆ ☆ ☆

ایک طبیب کے بارے میں میرا یہ یقین ہے کہ اگر اس کا ضمیر روشن ہے، صداقت اور دیانت اس کا وصف ہے تو اس کی یہی خوبیاں لہریں بن کر مریض کے جسم میں نفوذ کر کے سامانِ شفا بنتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

تاریخ... ہماری اپنی تاریخ بھی یہی درس دیتی ہے کہ روشن مستقبل کی تعمیر کے لیے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی صحت بھی ناگزیر ہے۔

☆ ☆ ☆

تعینِ مقصدِ حیات کے بغیر شاہراہِ زندگی پر پیش قدمی کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔

☆ ☆ ☆

فکر و نظر کی رفعتیں، علم و عمل کی برکتیں، نظریۂ ملی کی عظمتیں، ملی تشخص کی بلندیاں، عرفانِ ذات کا عروج اور مستحکم ایمان و ایقان، ان تمام اجزا سے اعلیٰ مقصدِ حیات کا خمیر تشکیل پاتا ہے۔

☆ ☆ ☆

ہمارے تصورِ تعلیم میں وہ نظریہ جسے مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے وہ عقیدۂ اسلام ہے۔

☆ ☆ ☆

سیکولرازم مذہب سے انکار کا نام نہیں ہے بلکہ مذہب کو تمام علوم و فنونِ دنیا سے جُدا کر دینے کا نام سیکولرازم ہے۔

☆ ☆ ☆

جنرل ڈیگال کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے آزادی کی قدر و قیمت بتا کر اپنی قوم کو آزادی سے محبت کرنی سکھا دی۔

☆ ☆ ☆

میں ایک خادمِ صحت کی حیثیت سے انسانوں کی خدمت کرتا ہوں۔ اس میں پاکستان کی قید نہیں، دنیا میں جتنے بھی انسان بستے ہیں میری خدمات سب کے لیے ہیں۔

☆ ☆ ☆

جو تعلیم ہم نے اپنی دو نسلوں کو دی ہے وہ ان میں پاکستانی قومیت کو بیدار کر سکی اور نہ ان میں پاکستان سے محبت اور تعلقِ خاطر پیدا کر سکی... آخر کیوں؟!

☆ ☆ ☆

میں اس کے سوا کسی اور نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ مسلمانانِ عالم من حیثیت المجموع دین سے دور ہو گئے ہیں۔ بس یہ واحد سبب ہے کہ وہ متحد ہو سکتے ہیں اور نہ متفق۔

☆ ☆ ☆

جس قوم کے اہلِ اقتدار اپنے اختیار کے نشے میں افرادِ ملت کی بے حُرمتی اور توہین کریں اور وہ اسے برداشت کر لیں تو ایسی قوم قائم نہیں رہ سکتی۔ تاریخ کا یہ سب سے عبرت ناک درس ہے جو تاریخ مسلسل دُہرا رہی ہے۔

☆ ☆ ☆

مسلمانانِ عالم اخلاقِ اسلامی سے محروم ہو کر اپنا مقام کھو چکے ہیں اور اب اس درجہ بے بس اور لاچار ہو چکے ہیں کہ وہ اپنی آزادی کی قدر و قیمت متعین کرنے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھے ہیں۔

ایوانِ قلب میں جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو بطنِ قلب سے

خلوص و اُنس رخصت ہو جاتے ہیں اور اس ہمہ جہت

تاریکی و تنگ نظری میں جو جذبہ پروان چڑھتا ہے

اس کا نام نفرت ہے۔

☆ ☆ ☆

میرے وطن میں تعلیم اور تربیت کا کال پڑا ہے۔

یہاں کے کروڑوں نونہال اسکول نہیں جاتے ہیں۔

میرے وطن میں تعلیم کے قاتل ہر وقت تاک میں

رہتے ہیں کہ تعلیم گاہوں کو تالے لگا دیں۔